ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان - فتاویٰ رضویہ - احکام شریعت - حدائق بخشش - الامن والعلیٰ -
شمع شبستانِ رضا جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

ملفوظات

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران

بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم

فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977
ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب .... ملفوظات

مصنف .... مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

سرورق .... امر شاہد

مطبع .... فرینڈز پرنٹرز، جہلم

ہدیہ .... -/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم و عرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم و اَدب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

لازم آئے گا کہ کذب الٰہی محال بالذات ہو ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی (پھر فرمایا) کذبِ الٰہی کا امکان مان کر عقائد، ایمان، شرائع، ادیان کچھ بھی نہ رہے گا۔ ایمان کہتے ہیں اعتقاد ثابت جازم غیر متزلزل کو۔ ہمارا ایمان ہے کہ قیامت آئے گی۔ پھر کیا سبب ہے کہ کوئی دلیل عقلی اس پر قائم نہیں سمعیات محضہ میں سے ہے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ اخبارِ الٰہی ہیں اور جب اخبار الٰہی میں کذب ممکن ہوا تو اعتقاد ثابت جازم غیر متزلزل کہاں سے آئے گا۔ پھر تو ہر بات میں یہ رہے گا کہ ممکن ہے جھوٹ کہہ دیا ہو تو نہ دین رہا نہ قرآن نہ اسلام رہا نہ ایمان۔

عرض: حضور اگر کلام لفظی میں کذب ممکن مانا جائے اور کلام نفسی کو اس سے پاک مانا جائے تو کیا خرابی ہے۔

ارشاد: کلام لفظی تعبیر کس سے ہے کسی معنی سے ہے یا یہ معنی سے علیحدہ الفاظ ہیں۔ ضرور ہے کہ معنی سے تعبیر ہے اور معنی کلام نفسی اب ہم یہ پوچھتے ہیں کہ صدق و کذب اولاً معنی کو عارض ہوا یا الفاظ کو ضرور ہے کہ معنی ہی کو عارض ہے اس کے ذریعہ سے الفاظ پر تو کذب کلام نفسی پر ہوا یا صرف کلام لفظی پر۔ معنے اگر مطابق واقع ہیں تو صادق ورنہ کاذب۔ الفاظ اگر اس کے موافق نہیں تو یہ صادق ہوگا۔ تو وہ صادق اور یہ کاذب تو وہ بھی کاذب اگر موافق نہیں تو تعبیر ہی نہ ہوئی، بشر کلام لیجئے۔ زید کے ذہن میں ایک معنی ہیں زید' قائم' اب اگر الفاظ میں زید لیس بقائم ہیں تو سرے سے اس کی تعبیر ہی نہ ہوئی۔ اور اگر زید قائم ہے تو معنی صادق ہوں گے تو یہ بھی صادق ہوگا اور وہ کاذب تو یہ بھی کاذب (پھر فرمایا) ہم تو کلام باری عزوجل میں لفظی و نفسی کا تفرقہ مانتے ہی نہیں۔ ہمارے نزدیک دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ متاخرین متکلمین کی غلطی ہے۔

ارشاد: فقط متصلب ہونا کافی نہیں بلکہ عالم ہو پورا ماہر ہو وسیع نظر ہو اس کے ساتھ متصلب سنی

ف۱ امکان کذب کا رد بازغ۔

ف۲ کلام لفظی میں کذب مانا جائے اور نفسی کو پاک مانا جائے تو کیا خرابی ہے۔

ف۳ کلام باری عزوجل میں تفرقہ کلام نفسی و لفظی متاخرین متکلمین کی غلطی ہے۔

عرض: مصلب سنی کو اعتراض کی نظر سے خبثاء کی کتابیں دیکھنا جائز ہیں یا نہیں۔

بھی ہوکیا اعتماد رکھتا ہے اپنے نفس اور اجو اپنے نفس پر اعتماد کرے اس نے بڑے کذاب پر اعتماد کیا۔

حدیث میں ہے:

اَلْقُلُوْبُ فِیْ اِصْبَعَیِ الرَّحْمٰنِ یُصَرِّفُهَا کَیْفَ یَشَاءُ۔

انسانوں کے دل رحمٰن کے دست قدرت کی دو انگلیوں میں ہیں پھیرتا ہے ان کی جس طرف چاہتا ہے۔

اس کے بعد مغرب کی نماز کا وقت آ گیا۔ خود اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیام فرمانے سے پہلے حسب معمول دعا پڑھی:

سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

ایک خادم نے عرض کیا حضور اس کی فضیلت کیا ہے۔ ارشاد فرمایا: حدیث میں ہے جو شخص جلسہ سے اٹھتے وقت اس دعا کو پڑھے گا جس قدر نیک باتیں اس جلسے میں کی ہوں گی ان پر مہر لگا دی جائے گی کہ ثابت رہیں۔ اور جتنی بری بات کی ہوں گی وہ محو کر دی جائیں گی۔

عرض: مخلوقات خالق تبارک وتعالیٰ میں ہژدہ ہزار عالم کہ مشہور ہیں اس طرح ہوتے ہیں۔ اوّل عالم عقول دوم ارواح نو عالم افلاک چار عالم عناصر، تین عالم موالید، مجموع اٹھارہ ہوئے اور خداوند عالم کے ہزار نام ہیں۔ ہر نام ان میں ایک تصرف مخصوص رکھتا ہے۔ جب اٹھارہ کو ایک ہزار میں ضرب دی جائے گی اٹھارہ ہزار ہوں گے۔ بعض روایات سے سی صد وشست ہزار یعنی تریسٹھ ہزار تین سو پائے جاتے ہیں۔ بعض ستر ہزار بتاتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اٹھارہ عالم ہیں علقیہ، روحیہ، نفسیہ، طبعیہ، عنصریہ، مثالیہ، خیالیہ، برزخیہ، حشریہ، جناتیہ، جنمیہ، اعرافیہ، رویتیہ، صوریہ، جمالیہ، جلالیہ، یہ سترہ ہوتے ہیں۔ یقیناً ایک رہ گیا ہے وہ ارشاد ہو۔

ف ۱ اپنے نفس پر اعتماد بڑے کذاب پر اعتماد ہے۔

ف ۲ بیٹھے سے اٹھتے وقت کی دعا اور اس کا عظیم الشان فائدہ۔

عرض: حضور پھر اس کو عالمگیریہ کیوں کہتے ہیں۔

ارشاد: سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کو جمع کر کے تصنیف کرائی، اور اس میں کئی لاکھ روپیہ صرف کیا، کثیر کتب خانہ جمع کیا تمام کتابوں میں دیکھ دیکھ کر یہ فتاوی تصنیف ہوا۔

عرض: مناظرہ[1] میں یہ شرط کرنا کہ جو مغلوب ہو غالب کا مذہب اختیار کر لے کیسا ہے؟

ارشاد: حرام ہے اور اگر دل میں ہے کہ دوسرا شخص غالب ہوگا تو وہ شخص اپنے مذہب کو چھوڑ دے گا تو یہ کفر ہے۔ ائمہ کرام کی تصریح ہے کہ جو شخص[2] کفر کا ارادہ کرے مضافا یا معلقا ابھی کافر ہو گیا۔ مضافا یہ کہ مثلاً ارادہ کرے کہ بیس برس بعد کفر کرے گا تو ابھی کافر ہو گیا کفر پر راضی ہوا۔ اور معلق کی شکل یہ ہے کہ اگر وہ کام ہو جائے یا نہ ہو تو وہ شخص کفر کرے گا۔ ہاں اگر دل میں یہ ہے کہ یقیناً میں ہی غالب آؤں گا تو کفر نہیں۔

عرض: حضور اگر وہابیہ یہ کہیں کہ باری تعالی کے لئے ظلم اس وجہ سے محال ہے کہ غیر مالک مستقل ہے ہی نہیں تو بالذات محال نہیں اس کا جواب کیا ہے۔

ارشاد: یوں[3] تو کوئی شے محال بالذات نہ رہے مخالف پوچھے گا یہ کیوں محال ہے جب اس کی جگہ استحالہ بتائے گا وہ کہہ دے گا اس وجہ سے محال ہے نفس ذات میں استحالہ نہیں محال بالذات وہ ہے جس کی نفس ذات ابا کرے وجود سے اور وہ عرض بھی محال بالذات ہوتا ہے۔ جو اپنے وجود کے وقت ایسی شے سے متعلق ہوتا ہے جس کی نفس ذات ابا کرتی ہے وجود سے اور اگر چہ وہ شے مستقل نہیں تو جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے اس کی نفس ذات ابا کرے اس کے وجود سے تو وہ بھی محال بالذات ہے وجہ استحالہ بیان کرنے سے شے محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔ اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی۔ اب اس کا خلاف ممکن ہے یا محال، ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے تو محال بالغیر ہوگا۔ اب وہ غیر کیا ہے جس کے سبب سے یہ محال ہے وہ کذب الہی ہے۔

ف[1]: مناظرہ میں یہ شرط کرنا کہ جو مغلوب ہو غالب کا مذہب اختیار کر لے گا کیسا ہے؟

ف[2]: جو کفر کا ارادہ کرے کہ فلاں دن کفر کرے گا یا یہ کام ہو جائے گا یا نہ ہوگا تو کفر کرے گا۔ محض اس کا ارادہ ہی سے فی الحال کافر ہو جائے گا۔ ف[3]: محال بالذات اور بالغیر کا فرق وہابیہ کا رد۔